تفہیم السنۃ

12

کتابُ النِّکاح

نکاح کے مسائل



محمد اقبال کیلانی

العلم نور
حدیث پبلیکیشنز
Hadith Publications

کتابُ النِّکاح

نِکاح کے مَسائل

مُحمَّد اقبال کیلانی

حدیث پبلیکیشنز
۳-یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار لاہور

maktabaquddusia.com

فہرست

نمبر شمار	اَسْمَاءُ الْاَبْوَابِ	نام ابواب	صفحہ نمبر
1	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	10
2	اَلنِّيَّـــةُ	نیت کے مسائل	74
3	فَضْلُ النِّكَاحِ	نکاح کی فضیلت	75
4	أَهَمِيَّـــةُ النِّكَاحِ	نکاح کی اہمیت	79
5	اَنْوَاعُ النِّكَاحِ	نکاح کی اقسام	81
6	أَلنِّكَاحُ فِيْ ضَوْءِ الْقُرْآنِ	نکاح، قرآن مجید کی روشنی میں	86
7	اَحْكَامُ النِّكَاحِ	نکاح کے احکام	94
8	اَلْوَلِيُّ فِي النِّكَاحِ	نکاح میں ولی کی موجودگی	98
9	اَلصِّدَاقُ	حق مہر کے مسائل	104
10	خُطْبَةُ النِّكَاحِ	خطبہ نکاح کے مسائل	109
11	اَلْوَلِيْمَةُ	ولیمہ کے مسائل	111
12	اَلنَّظَرُ اِلَى الْمَخْطُوْبَةِ	منگیتر کو دیکھنے کے مسائل	114
13	مُبَاحَاتُ النِّكَاحِ	نکاح میں جائز امور	117
14	مَمْنُوْعَاتُ فِي النِّكَاحِ	نکاح میں ممنوع امور	119
15	مَا يَجُوْزُ عِنْدَ الْفَرَحِ	خوشی کے موقع پر جائز امور	120
16	مَالَا يَجُوْزُ عِنْدَ الْفَرَحِ	خوشی کے موقع پر ناجائز امور	122

maktabaqudduusia.com

تحریکات حقوق نسواں

کے نام!

⊙⊙⊙⊙

ہم پورے خلوص اور جذبہ ہمدردی کے ساتھ تمام تحریکات حقوق نسواں کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ پیغمبر اسلام ﷺ کے لائے ہوئے طرز معاشرت کا، عقیدہ کے طور پر نہ سہی، ایک اصلاحی تحریک کے طور پر ہی سہی، سنجیدگی سے مطالعہ کریں اور پھر بتائیں کہ.....!

- بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے کی سنگ دلانہ رسم کا خاتمہ کس نے کیا؟
- ایک ایک عورت کے ساتھ بیک وقت دس دس مردوں کے نکاح کی جاہلانہ رسم کس نے مٹائی؟
- عورتوں کو مردوں کے ظلم اور جبر سے بچانے کے لئے لامحدود

maktabaqiddusia.com

❁ عورت کے بڑھاپے کو باعزت اور پُروقار تحفظ کس نے عطا فرمایا؟

ہم پوری بصیرت اور فہم وشعور سے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ.....!

تاریخ انسانی میں پیغمبر اسلام، محسن انسانیت محمد ﷺ ہی وہ پہلے اور آخری شخص ہیں، جنہوں نے کائنات کی مظلوم ترین اور حقیر ترین مخلوق .....عورت.....کو بے رحم، ظالم اور جابر جنسی درندوں کے چنگل سے نکال کر دنیائے انسانیت سے متعارف کرایا، عورت کے حقوق متعین کئے اور ان کا تحفظ فرمایا، اسے معاشرے میں بڑی عزت اور وقار کے ساتھ ایک قابل احترام مقام سے نوازا۔

حق بات یہ ہے کہ.....!

عورت تا قیامت محسن انسانیت ﷺ کے احسانات کے بارگراں سے سبکدوش ہونا چاہے بھی تو نہیں ہوسکتی۔

«وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحٰبِهٖ اَجْمَعِيْنَ»



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلاَۃُ وَالسَّلاَمُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ اَمَّا بَعْدُ!

نکاح انسان کی زندگی کے انتہائی اہم موڑ کی حیثیت رکھتا ہے۔ والدین کے ہاں بیٹا پیدا ہوتا ہے تو ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہتا، ماں باپ بڑے پیار اور محبت سے اپنے راج دلارے کی پرورش میں لگ جاتے ہیں، دنیا کا ہر دکھ اور مصیبت برداشت کر کے اپنے بیٹے کو آرام اور سکون مہیا کرتے ہیں، ایثار اور قربانی کی نادر مثالیں پیش کر کے بچے کی تعلیم و تربیت اور اس کے مستقبل کے لئے دن رات ایک کر دیتے ہیں۔ ننھا منا پودا دیکھتے ہی دیکھتے تناور درخت بن جاتا ہے تو بوڑھے والدین کی رگوں میں جوان خون دوڑنے لگتا ہے۔ نوجوان بیٹا والدین کی تمناؤں اور حسین خوابوں کا مرکز بن جاتا ہے۔ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی والدین کو بیٹے کی شادی کی فکر لاحق ہو جاتی ہے۔ ماں باپ اپنے پیارے بیٹے کے لئے ایسی بہو تلاش کرنا شروع کر دیتے ہیں جو لاکھوں میں ایک ہو، مبارک سلامت کی دعاؤں کے ساتھ بہو گھر آ جاتی ہے۔ مشکل سے چند ہفتے گزرتے ہیں کہ موسم بہار، خزاں میں بدلنے لگتا ہے۔ والدین جو اس دنیا میں اولاد کے لئے رب کی حیثیت رکھتے ہیں، بیٹے کو ان کی نصیحتیں گراں گزرنے لگتی ہیں، بیٹا جو پہلے والدین کی آنکھوں کا تارا تھا "رن مرید" کہلانے لگتا ہے۔ بہو، جو گھر میں آنے سے پہلے لاکھوں میں ایک تھی، زمانے بھر کی پھوہڑ کہلانے لگتی ہے۔ نوبت بایں جا رسید کہ معاشرے کی اس اہم ترین مثلث بیٹا، بہو، سسرال کا یکجا رہنا محال ہو جاتا ہے۔

والدین کے ہاں بیٹی کا پیدا ہونا زمانہ جاہلیت کی طرح آج بھی برا سمجھا جاتا ہے۔ بچی کی تعلیم و تربیت، اس کی عصمت وعفت کی حفاظت، مناسب رشتے کی تلاش، رسم ورواج کے مطابق جہیز کی تیاری اور اسی قسم کے دوسرے مسائل، بیٹیوں کے پیدا ہوتے ہی والدین کی نیندیں حرام کر دیتے ہیں۔

یہ مسائل معاشرے کی اس اکثریت کے ہیں جو معمول کے مطابق زندگی بسر کر رہی ہے ورنہ استثنائی واقعات اس قدر لرزہ خیز ہیں کہ الحفیظ والاماں۔ چند خبروں کی سرخیاں ملاحظہ ہوں:

① بیٹی کی شادی پر جھگڑے میں خاوند نے ساتھیوں کی مدد سے ٹانگیں اور ہاتھ کاٹ کر بیوی کو پھانسی دے دی۔ ❶

② مرضی کا رشتہ نہ کرنے پر بیٹے نے باپ کو گولی ماردی۔ ❷

③ دوسری شادی کی اجازت نہ دینے پر بیوی کو گولی ماردی۔ ❸

④ شادی شدہ عورت نے اپنے آشنا سے مل کر خاوند کو قتل کر دیا۔ ❹

⑤ دوسری شادی کرنے پر ماں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ❺

⑥ لو میرج میں ناکامی پر دل برداشتہ جوڑے نے اپنے اپنے گھر میں زہر کھا کر خودکشی کر لی۔ ❻

⑦ بیوی عدالت سے خلع لینا چاہتی تھی، شوہر نے بیوی پر تیزاب پھینک دیا، حالت بگڑنے پر بدکاری کا مقدمہ درج کروا دیا۔ ❼

⑧ بہن کو طلاق ملنے پر تین بھائیوں نے بہنوئی کے باپ کو قتل کر دیا۔ ❽

⑨ لو میرج کرنے والی لڑکی کو دارالامان سے عدالت لے جاتے ہوئے گولی ماردی گئی، نماز جنازہ میں نہ میکے والے شریک ہوئے نہ سسرال والے، شوہر پہلے ہی جیل میں تھا۔ ❾

⑩ اولاد نہ ہونے پر شوہر نے زندگی عذاب بنادی، طلاق چاہئے، دارالاماں میں مقیم لڑکی کا مطالبہ۔ ❿

مذکورہ بالا خبروں سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ ہمارے معاشرے میں چادر اور چاردیواری کے اندر کی زندگی کس قدر المناک بن چکی ہے۔ اس صورت حال کا تقاضا یہ تھا کہ ہمارے ارباب حل وعقد،

---

❶ نوائے وقت، لاہور 22 اگست 1997ء
❷ اردو نیوز، جدہ، 16 نومبر 1997ء
❸ جنگ، 11 نومبر 1997ء
❹ نوائے وقت، لاہور، 11 اگست 1997ء
❺ نوائے وقت، لاہور، 11 اگست 1997ء
❻ نوائے وقت، لاہور، 29 جولائی 1997ء
❼ نوائے وقت، لاہور، 13 جولائی 1997ء
❽ صحافت، لاہور 25 اگست 1997
❾ جنگ، 30 جولائی 1997

بہت مظلوم ہے۔اس کی دادرسی ہونی چاہئے۔معاشرے میں اسے باعزت اور باوقار مقام ملنا چاہئے،لیکن غورطلب بات یہ ہے کہ مذکورہ سفارشات میں کون سی سفارش ایسی ہے جس سے کسی مسلمان خاتون کی عزت اوروقار میں اضافہ ہوسکتا ہے یا اس کی مظلومیت کی تلافی ہوسکتی ہے؟ مذکورہ سفارشات درحقیقت اسلامی طرز معاشرت کومکمل طور پر مغربی طرز معاشرت میں بدلنے کی سعی نامراد ہے۔حکمرانوں کے اس اسلام دشمن رویئے کے ساتھ ساتھ آج کل ہماری فاضل عدالتیں جس زوروشور سے گھروں سے آشناؤں کے ساتھ فرار ہونے والی لڑکیوں کے بارے میں ''ولی کی اجازت کے بغیر نکاح جائز ہے۔'' ❶ کے فتوے صادر فرمارہی ہیں۔اس سے تہذیب مغرب کے پرستاروں کے حوصلے اور بھی بلند ہوئے ہیں اور رہی سہی کسر مغربی طرز معاشرت کی دلدادہ خواتین نے ''تحریک نسواں''، ''تنظیم آزادی نسواں''، ''وومنز فورم''، ''ہیومن رائٹس فاؤنڈیشن فورم'' جیسی تنظیمیں بنا کر پوری کردی ہے۔ ❷ قابل افسوس بات یہ ہے کہ ہمارے تعلیمی ادارے گزشتہ نصف صدی سے مسلسل انگریزی سانچہ میں ڈھلی ہوئی نسلیں تیار کرتے آرہے ہیں۔وہی افراد آج اس ملک کے کلیدی عہدوں پر بیٹھے مغرب کے بے دام سرکاری وکیلوں کا کردار ادا کررہے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ عورت کو عزت اوروقار مغربی طرز معاشرت میں حاصل ہے یا اسلامی طرز معاشرت میں ہے؟ عورت پر ہونے والے ظلم وستم کا خاتمہ مغربی طرز معاشرت میں ممکن ہے یا اسلامی طرز معاشرت میں؟ عورت کے حقوق کا اصل محافظ مغربی طرز معاشرت ہے یا اسلامی طرز معاشرت؟ ان سوالوں کا جواب تلاش کرنے سے پہلے ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ مغربی طرز معاشرت پر ایک اچٹتی سی نگاہ ڈال لی جائے تاکہ

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ سے).....ایک اور خبر بلاتبصرہ ملاحظہ فرمائیں ''حکومت پاکستان نے روزگار سکیم کے تحت قرضہ حاصل کرنے کی خواہشمند خواتین کے بارے میں طے کیا ہے کہ یہ قرض ان خواتین کو ملے گا جو اپنے علاقہ کے مجسٹریٹ سے اس بات کا سرٹیفکیٹ پیش کریں گی کہ وہ پردہ نہیں کرتیں۔(روزنامہ خبریں، یکم ستمبر 1994ء)

❶ ملاحظہ ہو روزنامہ خبریں 22 فروری 1997 اور روزنامہ نوائے وقت 11 مارچ 1997ء

❷ اس قسم کی تنظیمیں خواتین پر ہونے والے ظلم اور زیادتیوں کے سدباب کے لئے کس قسم کی جدوجہد فرمارہی ہیں اس کا اندازہ درج ذیل دو خبروں سے لگایا جاسکتا ہے۔

①'1994'ء میں عالمی یوم خواتین کے موقع پر پاکستان میں مختلف خواتین کی تنظیموں نے حکومت سے درج ذیل مطالبات کئے۔① ایک سے زائد شادیوں پر پابندی عائد کی جائے اور اسے قابل تعزیر جرم قرار دیا جائے ② حدود آرڈی ننس، قانون شہادت، قصاص اور دیت آرڈی ننس منسوخ کئے جائیں ③ عورتوں اور مردوں کو تمام امور میں مساوی حقوق دیئے جائیں۔''(جنگ 9 مارچ 1994ء)

②'1997'ء میں عالمی یوم خواتین کے موقع پر پاکستان وومنز فورم کے زیر اہتمام مختلف تنظیموں سے وابستہ خواتین نے لاہور کی ایک شارع عام پر رقص کرکے عالمی یوم خواتین منایا۔''(اردو نیوز، جدہ، 10 مارچ 1997ء)